بسم اللہ الرحمان الرحیم

شاعر احمدیت محترم جناب ثاقب زیروی صاحب

کی

حقیقت پر مبنی ایک مؤثر اور فکر انگیز نظم

☆ایک پیر خانقاہ کی لادینی سرگرمیوں سے متأثر ہو کر☆

شورش زہد بپا ہے میں کہاں آ نکلا ۔ ہر طرف مکر و ریا ہے میں کہاں آ نکلا
نہ محبت میں حلاوت نہ عداوت میں خلوص۔ نہ تو ظلمت نہ ضیا ہے میں کہاں آ نکلا
چشم خود بیں میں نہاں حرص زر و گوہر کی۔ کذب کے لب پہ دعا ہے میں کہاں آ نکلا
راستی لحظہ بہ لحظہ ہے رواں سوئے دروغ۔ صدق پابند جفا ہے میں کہاں آ نکلا
دن دہاڑے ہی دکانوں پہ خدا بکتا ہے۔ نہ حجاب اور حیا ہے میں کہاں آ نکلا
یاں لیا جاتا ہے بالجبر عقیدت کا خراج۔ کیسی بے درد فضا ہے میں کہاں آ نکلا
خندہ زن ہے سفلگی اسکی ہر ایک سلوٹ میں ۔ یہ جو سرسبز قبا ہے میں کہاں آ نکلا
دلنوازی کے پھریروں کی ہواؤں کے تلے۔ جانے کیا رینگ رہا ہے میں کہاں آ نکلا
عجز سے کھلتی سمٹتی ہوئی باچھوں پہ نہ جا۔ ان کے سینوں میں دغا ہے میں کہاں آ نکلا
یہ ہے مجبور مریدوں کی ارادت کا خمار۔ یہ جو آنکھوں میں جلا میں کہاں آ نکلا
قلب مومن پہ سیاہی کی تہیں اتنی دبیز۔ ناطقہ سہم گیا ہے میں کہاں آ نکلا
الغرض یہ وہ تماشا ہے جہاں خوف خدا۔ چوکڑی بھول گیا ہے میں کہاں آ نکلا

۸۔فروری ۲۰۰۷ء